



## سوال

(146) مصیبت کی گھڑی میں فرد مسلم کا رول

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک طالب علم ہوں۔ میں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزار رہی ہے چند سال قبل میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ میری والدہ نے عدت کے بعد دوسری شادی کر لی۔ شادی کے دو سال کے بعد میرے دوسرے والد نے مجھے گھر سے نکال باہر کیا۔ اب میرے پاس نہ گھر ہے اور نہ گھر والے۔ میں بالکل بے سہارا ہو گیا ہوں۔ کیا میں خودکشی کر لوں یا اپنی مصیبت پر صبر کروں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میرے بچے تمہارے لیے صبر کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ وہ صبر جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے مشکل حالات میں مدد لینے کی تاکید فرمائی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۱۵۳ ... سورة البقرة

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز سے مدد لو (کیونکہ بے شبہ صبر خوشیوں کی گنجی ہے)“

ضروری ہے کہ مسلمان مشکل حالات اور پریشانیوں کے موقع پر اپنے فولادی ارادوں اور زبردست نفسیاتی طاقت کے ذریعہ سے ان حالات کا مقابلہ کرے اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے ان حالات پر قابو پانے کی کوشش کرے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ حالات خود اس پر غالب ہو جائیں اور وہ ریزہ ریزہ ہو کر خودکشی کے بارے میں سوچنے لگے۔

ساری انسانی تاریخ ایسے واقعات اور ہزیمتوں سے بھری پڑی ہے کہ بڑے بڑے لوگوں پر بے انتہا مساعد حالات آئے لیکن انہوں نے صبر اور مضبوط ارادہ کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور آخر میں سرخرو ہوئے۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہے۔ جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ تمام انبیاء کرام نے بچپن ہی سے تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ ان میں سے کسی کا بچپن خوشحالی میں نہیں گزرا بلکہ نہایت غربت و افلاس میں ان کی نشوونما ہوئی ہے۔ مثلاً آپ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پڑھ لیں یوسف علیہ السلام کا۔ موسیٰ علیہ السلام پیدائش کے فوراً بعد سمندر میں پھینک دیے جاتے ہیں اور ان کی تربیت اس گھرانے میں ہوتی ہے جو بنی اسرائیل کا جانی دشمن تھا لیکن بالآخر کامیابی آپ علیہ السلام کا مقدر بنی یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں پھینک دیا۔ انہیں بازار میں غلام بنا کر فروخت کیا گیا۔ ان پر زنا کا الزام لگایا گیا۔ جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن آخر کار منصب وزارت پر فائز ہوئے۔ اسی سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لِلْيُسُفِ أَجْرًا الْحَسَنَ ۹۰ ... سورة يوسف



”حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی تقویٰ اور صبر سے کام لے تو اللہ ایسے نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ہے“

خودکشی کسی طور پر جائز نہیں ہے بلکہ یہ تو کفر کے مشابہ ہے۔ کیوں کہ جان اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمت ہے اور اسے واپس لینے کا حق صرف اللہ کو ہے اور خودکشی کا مطلب ہے کہ بندہ اللہ کی رحمت سے بالکل مایوس ہو گیا ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس مومن نہیں ہوتا بلکہ کافر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

إِنَّهٗ لَآيَآءٌ مِّن رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا التَّوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۙ... سورة يوسف

”اللہ کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔“

اس لیے میں آپ کو یہی وصیت کرتا ہوں کہ آپ صبر سے کام لیں۔ ایک نہ ایک دن آپ کی مصیبت ضرور دور ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد: 1، صفحہ: 375

محدث فتویٰ